قادیانیوں کا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تعلق؟

پروفیسر منور احمد ملک (سابق قادیانی)

ہندوستان کے قصبے قادیان ضلع گورداس پور میں انیسویں صدی کے آخری ربع میں مرزا غلام احمد قادیانی نے متعدد دعوے کر کے ایک نئی جماعت کی بنیاد ڈالی جس کا نام "جماعت احمدیہ" رکھا گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے ایسے دعوے سامنے آئے جو مسلمانوں کے لیے قابلِ قبول نہ تھے۔ ایک طرف انہوں نے مسیح موعود کا دعویٰ کیا تو دوسری طرف امام مہدی کا بھی کر دیا۔ ایک طرف اپنے آپ کو عیسیٰ ابن مریم کہا تو دوسری طرف اُمتی نبی کی نئی اصطلاح کے ساتھ نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ پہلے چودھویں صدی کے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا تو آخر نبی تک بات پہنچا دی' پہلے کہا ؂

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے

بعد میں کہا ؂

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

بات اور آگے بڑھی تو یہاں تک پہنچی ؂

محمد پھر اُتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(العیاذ باللہ)

مرزا غلام احمد قادیانی نے ان اشعار کو فریم کروا کر اپنے گھر لگوالیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی 26 مئی 1908ء کو فوت ہوا اس کے بعد 1914ء میں اس کے

بیٹے مرزا بشیر الدین محمود احمد نے قادیانی جماعت کے دوسرے خلیفہ کے طور پر اقتدار سنبھالا تو اس نے قادیانیت کو منظم کرتے ہوئے بالکل الگ اُمت کے طور پر پیش کر دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ کی وجہ سے تمام مسلمان فرقوں نے قادیانیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ کرنے کی کوشش کی تو مرزا بشیر الدین محمود نے ان کی اس کوشش کو عملی شکل دیتے ہوئے قادیانیوں کو باور کرایا کہ تمام مسلمان جنہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو نہیں مانا' کافر اور غیر مسلم ہیں۔ ان کے ساتھ نماز' روزہ کے اشتراک سے اجتناب کیا جائے۔ معاشرتی تعلقات کو توڑتے ہوئے جماعت سے کہا کہ ان کے ساتھ نمازِ جنازہ میں شامل ہونے اور فاتحہ خوانی سے بھی پرہیز کیا جائے۔

دوسری طرف قرآن مجید کی تفسیر کرتے ہوئے سورۃ صف میں جہاں ایک آنے والے نبی کی پیش خبری دی گئی ہے اور اس کا نام احمد رکھا گیا ہے' اسے مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف منسوب کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اصل میں یہ دوسرے دور میں آنے والے نبی (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بالواسطہ خبر دی گئی ہے جس کا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی ہے اور پھر کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کے ذکر میں مرزا غلام احمد کا بالواسطہ ذکر بھی کر دیا کہ اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ''روحانی فرزند'' مرزا غلام احمد قادیانی ہیں جو کہ اصل میں اسی دور کے محمد رسول اللہ ہی ہیں۔ (نعوذ باللہ)

اس تفسیر اور اس کے عملی نفاذ سے جو صورت بنی وہ ذیل کے دلچسپ سروے رپورٹ سے واضح ہوگی۔

محمد سے احمد تک (ایک دلچسپ سروے رپورٹ)

ہر مذہب کے افراد کے نام ان کے مذہب کے عکاس ہوتے ہیں عموماً سنگھ کے لفظ سے سکھ مذہب ظاہر ہوتا ہے۔ یوسف مسیح' پرویز مسیح جیسے ناموں سے عیسائی مذہب کی عکاسی ہوتی ہے۔ محمد صدیق' محمد شریف جیسے ناموں سے مذہب اسلام واضح ہوتا ہے۔

قادیانی جماعت نے اپنے آغاز سے خود کو مسلمانوں کا ایک فرقہ ثابت کرنے کی کوشش کی' آہستہ آہستہ اپنے فرقہ کو اصل اسلام اور دیگر فرقوں کو دو نمبر اسلام ثابت کرنے کی کوشش کی۔ مرزا بشیر الدین کے دورِ امامت میں قادیانی جماعت متشدد اور متعصب حد تک پہنچ کر اسلام سے علیحدہ ہوتی چلی گئی۔ مسلمانوں سے ہر قسم کے میل جول کو قادیانیوں کے لیے ممنوع قرار دے دیا گیا بلکہ مرزا بشیر الدین کے بھائی مرزا بشیر احمد ایم اے نے مسلمانوں کے بارے میں کافر بلکہ پکے کافر

جیسے الفاظ استعمال کر کے اشتعال کو اور بڑھا دیا۔

نام کے حوالے سے ایک سروے کیا گیا ہے جس میں یہ دیکھا گیا ہے کہ قادیانیوں میں نام کیسے رکھے جا رہے ہیں۔ ظاہر ہے ان کے نام ان کی مذہبی سوچ کے عکاس ہوں گے۔ ضلع جہلم میں محمود آباد ایک ایسا گاؤں (اب محلہ) ہے جہاں کی اکثریت قادیانی ہوا کرتی تھی اور اسے ضلع جہلم میں قادیانیت کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ ہر قسم کی مذہبی رسومات میں وہ عملاً آزاد ہیں بلکہ نمایاں ہیں۔

محمود آباد جہلم کے قادیانی افراد کے ناموں کے سروے میں محمد اور احمد ناموں کی نسبت تلاش کی گئی ہے۔ مثلاً 70 افراد کے نام سامنے رکھے ان میں 40 افراد ہیں جن کے ناموں کے ساتھ محمد یا احمد کا لفظ استعمال ہوا ہے اب دیکھا یہ گیا ہے کہ 40 افراد میں سے کتنے فیصد نے محمد اور کتنے فیصد نے احمد نام رکھا ہوا ہے اس طرح ایک دلچسپ سروے رپورٹ تیار ہوئی ہے۔

سروے رپورٹ

محمود آباد جہلم میں پیدائش رجسٹر کے مطابق 1933ء تا 1941ء پیدا ہونے والے قادیانی بچوں کے ناموں کا جائزہ لیا گیا تو یہ بات سامنے آئی کہ محمد کے نام والوں کی تعداد 48 فیصد اور احمد نام والوں کی 52 فیصد ہے۔ واضح رہے 1914ء میں مرزا بشیر الدین نے اقتدار سنبھالنے کے بعد قادیانی جماعت کی ''برین واشنگ'' شروع کر دی تھی۔ بلحاظ 1933ء تا 1941ء قادیانی افراد ''دائرۂ محمد'' سے نکل کر ''دائرۂ احمد'' میں داخل ہو رہے تھے۔ 1950ء تا 1952ء کے عرصہ میں پیدا ہونے والے افراد میں یہ نسبت یوں بنی کہ محمد کے نام والے 28 فیصد رہ گئے اور احمد کے نام والوں کی تعداد بڑھ کر 72 فیصد ہو گئی۔ 1965ء تا 1971ء کے عرصہ میں پیدا ہونے والوں میں محمد کا نام رکھنے والوں کی تعداد 20 فیصد رہ گئی اور احمد نام کی تعداد بڑھ کر 80 فیصد ہو گئی۔ 1974ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر مسلمانوں سے علیحدہ کر دیا گیا۔ قادیانیوں نے احتجاج تو کیا مگر ذہنی طور پر وہ یہ قبول کر چکے تھے کیونکہ وہ خود ہی حلقہ محمد سے باہر آ رہے تھے۔ 1984ء تا 1992ء کے عرصہ میں پیدا ہونے والے افراد میں محمد کا نام رکھنے والے 01 فیصد رہ گئے اور احمد نام والوں کی تعداد 99 فیصد ہو گئی اور یوں قادیانیوں نے خود ہی مسلمانوں سے علیحدہ ہونے کا اعلان کر دیا۔

یہ سروے تاریخ پیدائش کے حوالے سے تھا اب ذرا ایسے افراد کے ناموں کا جائزہ لیتے

ہیں جو جوان ہوئے اور معاشرے میں اچھا برا اثر چھوڑ کر یا تو دنیا سے چلے گئے یا ابھی سرگرم عمل ہیں۔ لہٰذا ایسے افراد جن کی عمر 60 سال ہو چکی ہے یعنی 1940ء سے قبل پیدا ہونے والے افراد کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے اس میں فوت شدہ افراد بھی شامل ہوں گے کیونکہ ان کے مرنے کے بعد ان کے نام صفحۂ ہستی سے مٹ نہیں گئے۔ 1940ء سے قبل پیدا ہونے والوں کی نسبت یوں بنی کہ محمد کا نام رکھنے والوں کی تعداد 83 فیصد اور احمد نام رکھنے والوں کی تعداد صرف 16 فیصد تھی جبکہ 1940ء تا 1970ء تک پیدا ہونے والے یا جن کی عمر اس وقت 30 سے 60 سال ہے' ان کے ناموں میں نسبت تیزی کے ساتھ بدل جاتی ہے اب نسبت یہ بنتی ہے کہ محمد کا نام رکھنے والے 9 فیصد اور احمد کا نام رکھنے والے 91 فیصد ہو جاتے ہیں۔ 1940ء تا 1970ء تک مرزا بشیر الدین اور مرزا بشیر احمد کی کوششیں رنگ لا چکی تھیں۔ قادیانی متعصب ہو چکے تھے لہٰذا وہ اپنے بچوں کے ناموں میں خاص احتیاط برت رہے تھے۔

ذرا آگے بڑھیے 30 سے کم عمر کے قادیانی بچوں کے ناموں نے فیصلہ ہی کر دیا اب محمد کا نام صرف 01 فیصد اور احمد کا نام 99 فیصد رکھ کر سارا مسئلہ ہی حل کر دیا گیا ہے۔ ''دائرۂ محمدؐ سے بکلی منہ موڑ کر'' دائرۂ احمد'' میں داخل ہو کر نہ صرف قادیانیوں نے مسلمانوں سے علیحدہ ہونے کا اعلان کر دیا ہے بلکہ 1974ء میں اُمتِ مسلمہ کی طرف سے غیر مسلم والے فیصلے کی توثیق بھی کر دی ہے۔

واضح رہے کہ اب قادیانی خود بچوں کے نام نہیں رکھتے بلکہ پیدائش سے قبل ہی لندن میں خط لکھ دیتے ہیں نام کے لیے وہاں سے دو نام آ جاتے ہیں کہ اگر لڑکا ہو تو یہ نام رکھیں اور اگر لڑکی ہو تو یہ ان کی طرف سے محمد' عمر' عثمان' علی' حسن' حسین' فاطمہ' خدیجہ' آمنہ' زینب جیسے اسلامی ناموں سے مکمل ''پرہیز'' کیا جاتا ہے۔ بے شک وہاں سے نام گھوڑی' کالی جیسے ہی نام آ جائیں بخوشی قبول کر کے بچوں کے منہ پر مل دیں گے۔